MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

سبق نمبر 15

تاریخِ بنی اسرائیل

سوال 1: بنی اسرائیل کا تعارف بیان کریں۔ نیز حضرت یعقوب علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک بنی اسرائیل کا مختصر تاریخ لکھیں۔

جواب: بنی اسرائیل کا تعارف:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل "بنی اسماعیل" کہلاتی ہے جبکہ چھوٹے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل "بنی اسرائیل" کہلاتی ہے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب "اسرائیل" یعنی اللہ کا بندہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کو بارہ بیٹے عطا فرمائے جن میں سے مشہور حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ یہ بارہ بیٹے اور ان کے خاندان "بنی اسرائیل" کہلاتے ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک بنی اسرائیل کی تاریخ:

1۔ بنی اسرائیل مصر میں: بنی اسرائیل عراق کے شہر کنعان میں آباد تھے۔ جب حضرت یعقوب علیہ السلام کے دس بیٹوں نے اپنے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالا اور قافلے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نکال کر عزیزِ مصر کو بیچ دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر کی حکومت عطا فرمائی اور انہوں نے بنی اسرائیل کو کنعان سے مصر بلا لیا۔ بنی اسرائیل مصر میں آباد ہو گئے اور نہایت خوش و خرم زندگی گزارنے لگے۔

2۔ بنی اسرائیل پر فرعون کا ظلم و ستم: حضرت یوسف علیہ السلام تقریباً اَسّی (۸۰) سال تک مصر کے بادشاہ رہے۔ ان کے انتقال کے بعد بھی بنی اسرائیل کافی عرصہ خوشحال زندگی گزارتے رہے یہاں تک کہ اہلِ مصر یعنی قبطیوں نے اپنا ایک بادشاہ مقرر کر لیا جس کا لقب فرعون تھا۔ فرعون نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا اور ان سے سخت مشقت والے کام لینے لگا۔ فرعون کو کسی نجومی نے بتایا

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہو گا جو تمہارا اقتدار ختم کر دے گا۔ اس پر فرعون نے بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے لڑکوں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ بنی اسرائیل فرعون کے شدید ظلم و ستم کا شکار ہو گئے۔

3۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے بنی اسرائیل کی فرعون سے نجات: بنی اسرائیل کو ظلم و ستم سے نجات دلانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر سے فرعون کے گھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش فرمائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک قبطی کو غیر ارادی طور پر قتل کی وجہ سے مدین ہجرت فرما گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دس سال بعد مدین سے مصر واپس تشریف لائے۔ راستے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں دو معجزات عطا فرمائے اور فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ لیکن فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کو جھٹلایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر قرار دیا اور جادوگروں سے موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کرایا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم پر بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف چلے گئے۔ فرعون نے ان کا تعاقب کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو لشکر سمیت سمندر میں غرق کر کے بنی اسرائیل کو نجات دلا دی۔

4۔ بنی اسرائیل صحرائے سینا میں: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل جب صحرائے سینا میں پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا۔ ایک چٹان سے بارہ چشموں کی صورت میں پانی دیا، من و سلویٰ جیسی عمدہ خوراک دی اور تورات جیسی عظیم کتاب عطا فرمائی۔ بنی اسرائیل نے ہر بار اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ناشکری کی، سونے کا بچھڑا بنا کر اس کی پوجا کی، کوہ طور پر پہنچ کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو دیکھنے کا مطالبہ کیا، من و سلویٰ کے بجائے عام خوراک کا مطالبہ کیا، تورات کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا یعنی اس کی تعلیمات کو بھلا دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں مزید مہلت دی اور ان کی بڑی بڑی غلطیوں کو معاف فرمایا۔

5۔ بنی اسرائیل کی بزدلی و سزا: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فلسطین میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ فلسطین میں ایک نہایت طاقتور اور جنگجو قوم عمالقہ آباد تھی۔ بنی اسرائیل نے بزدلی دکھائی

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

اور لڑنے سے صاف انکار کر دیا۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے کہ آپ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کا رب جا کر ان سے جنگ کریں ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس بزدل قوم کے خلاف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا "اے اللہ! میں صرف اپنے اور اپنے بھائی پر اختیار رکھتا ہوں۔ لہٰذا ہم میں اور نافرمان قوم میں جدائی ڈال دے۔" اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا قبول فرمائی۔ بنی اسرائیل چالیس سال تک صحرائے سینا میں بھٹکتے رہے۔

6۔ بنی اسرائیل کا جہاد اور فلسطین کی فتح: اس چالیس سال کے عرصہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کا انتقال ہو گیا۔ بزدل قوم کے اکثر و بیشتر لوگ بھی ہلاک ہو گئے۔ بنی اسرائیل کے وہ بچے جو اس دوران صحرا میں پیدا ہوئے تھے وہ جوان ہو گئے۔ بنی اسرائیل کی اس نئی نسل نے اپنے وقت کے نبی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی قیادت میں جہاد کیا اور فلسطین فتح کر کے اس میں آباد ہو گئے۔

سوال 2: بنی اسرائیل کا پہلا عروج اور پہلا زوال پر نوٹ لکھیں۔

جواب: (الف) بنی اسرائیل کا پہلا عروج:

1۔ فلسطین کی فتح: بنی اسرائیل نے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی قیادت میں جہاد کیا اور فلسطین کو فتح کر کے اس میں آباد ہو گئے۔ بعد میں بنی اسرائیل کے قبیلوں کا آپس میں اتحاد نہ ہونے کی وجہ سے یہ آپس میں لڑتے رہے جس کی وجہ سے کمزور سے کمزور تر ہو گئے۔ چنانچہ اُردون اور شام کی مشرک قومیں انہیں پریشان کرتی رہیں۔

2۔ جالوت کو شکست دینا: بنی اسرائیل نے اس وقت کے نبی حضرت شموئیل علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ علیہ السلام ہم سب کے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دیں۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت طالوت کو ان کے لیے بادشاہ مقرر فرما دیا۔ حضرت طالوت بنی اسرائیل کے سب سے بڑے دشمن جالوت سے مقابلہ کرنے کے لیے تقریباً ۷۰ ہزار لوگوں کو لے کر نکلے۔ قوم عمالقہ کا سپہ سالار جالوت ایک بڑا قوی ہیکل پہلوان اور بہت طاقتور جنگجو شخص تھا۔ اس نے اپنے آپ کو سر سے پیر تک لوہے

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

کے لباس میں ڈھک رکھا تھا۔ وہ بنی اسرائیل کو چیلنج دیتا رہا کہ کوئی اس کے مقابلہ کے لیے آئے۔

حضرت طالوت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ آزمانے والا ہے لیکن چند لوگ اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔ چنانچہ حضرت طالوت نے 313 آدمیوں کا لشکر لے کر جالوت سے جنگ لڑنے پہنچ گیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام جو اس وقت نو عمر نوجوان تھے، ان کے تین اور بھائی بھی جنگ میں شریک تھے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو کئی دن گزرنے کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام اپنے بھائیوں کی خبر لینے کے لیے میدانِ جنگ آئے اور حضرت طالوت سے جنگ کرنے کی اجازت مانگی۔ اجازت ملتے ہی حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور ایک پتھر جالوت کی پیشانی پر مارا اور زمین پر گر پڑا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جاکر اُسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا۔ اس طرح بنی اسرائیل کو دشمن پر فتح حاصل ہوگئی اور بنی اسرائیل امن و سکون سے فلسطین میں رہنے لگے۔

3۔ **حضرت داؤد علیہ السلام کی بادشاہت:** حضرت طالوت کے انتقال کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام بنی اسرائیل کے بادشاہ بنے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بادشاہت کے ساتھ نبوت سے بھی سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حکمت اور علم بھی عطا فرمایا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام بادشاہ بنے جو بنی اسرائیل کے عروج کا سنہری دور تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کے لیے ایک بہت بڑی عبادت گاہ "ہیکل سلیمانی" تعمیر کرایا۔

بنی اسرائیل کا پہلا زوال: حضرت سلیمان علیہ السلام کے انتقال کے بعد بنی اسرائیل کی ریاست دو حصّوں میں تقسیم ہوگئی۔ شمالی حصّہ "اسرائیل" تھا جس کا دارالخلافہ "سامریہ" تھا جبکہ جنوبی حصّہ "یہودیہ" تھا اور اس کا دارالخلافہ "یروشلم" تھا۔ جب بنی اسرائیل میں اخلاقی پستی، بدکرداری، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی شریعت کی نافرمانی اور انبیائے کرام علیہم السلام کی مخالفت بڑھی تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے ان پر دو قسطوں میں عذاب آیا۔ پہلے ۷۰۰ قبل مسیح میں آشوریوں نے شمالی ریاست "اسرائیل" کو تباہ و برباد کر دیا۔ پھر ۵۸۷ قبل مسیح میں عراق کے بادشاہ بختِ نصر

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

(Nebukadnezar) نے انکی جنوبی ریاست "یہودیہ" پر حملہ کیا اور پوری ریاست کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ ہیکل سلیمانی کو ڈھا کر اس کی بنیادیں تک کھود ڈالی گئیں۔ بخت نصر نے بنی اسرائیل کی بڑی تعداد کو قتل کیا اور بچ جانے والے مردوں، عورتوں اور بچوں کو عراق کے شہر بابل میں تقریباً ۱۲۵ سال تک قید رکھے۔ ذلت و رسوائی کے اعتبار سے یہ بنی اسرائیل کی تاریخ کا بدترین دور تھا۔

سوال 3: بنی اسرائیل کا دوسرا عروج اور زوال پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: بنی اسرائیل کا دوسرا عروج:

1۔ حضرت عزیر علیہ السلام کا بنی اسرائیل کی تباہ شدہ بستیوں پر سے گزرنا: جب حضرت عزیر علیہ السلام کا بنی اسرائیل کی تباہ شدہ بستیوں پر سے گزر ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بستیاں کیسے آباد ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام پر سو (۱۰۰) سال کے لیے نیند طاری فرمادی۔

2۔ بنی اسرائیل کا دوبارہ فلسطین جانا: ۵۳۹ قبل مسیح میں ایران کے بادشاہ سائرس (Cyrus) نے بابل (عراق) فتح کیا اور بنی اسرائیل کو اپنے وطن واپس جانے کی عام اجازت دے دی۔ چنانچہ یہودیوں کے قافلے فلسطین جانے شروع ہو گئے۔ یہی زمانہ تھا جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو سو (۱۰۰) سال تک موت کی حالت میں رکھا پھر آپ علیہ السلام کو اس سے اُٹھایا جس کا ذکر سورۃ البقرہ کی آیت ۲۵۹ میں بھی ہے۔ حضرت عزیر علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو توبہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دی۔ آپ علیہ السلام نے ان کے نظریات، عقائد اور اعمال و اخلاق کی اصلاح کا سلسلہ شروع کیا۔ حضرت عزیر علیہ السلام نے تورات کو بھی یادداشتوں کی مدد سے نئے سرے سے مرتب کیا جو بخت نصر کے حملے کے دوران گم ہو گئی تھی۔ ہیکل سلیمانی کو بھی دوبارہ تعمیر کیا گیا۔

بنی اسرائیل کا دوسرا زوال:

1۔ یونانیوں کا فلسطین پر قابض ہونا: حضرت عزیر علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل ایک مرتبہ پھر دنیا پرستی میں مبتلا ہو گئے۔ ایرانی سلطنت کے زوال کے بعد یونانیوں کو عروج حاصل ہوا۔ فلسطین کا سربراہ بھی یونانی مقرر ہو گیا۔ بنی اسرائیل بھی یونانی تہذیب کے زیر اثر آ گئے۔ فلسطین میں یونانیوں

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

کے مشرکانہ رسوم یعنی یونانی دیوی کے نام پر قربانیاں شروع ہو گئیں۔

2۔ مکابی تحریک: یونانیوں کے خلاف 168 قبل مسیح میں اسرائیلیوں نے مکابی تحریک کے نام سے ایک تحریک شروع کی جس کے نتیجے میں ایک آزاد یہودی مملکت معرضِ وجود میں آئی۔

3۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو سمجھانا: اس زمانہ عروج میں پھر سے بنی اسرائیل کی نظریاتی و اخلاقی حالت بگڑنے لگی۔ مشرکانہ عقائد سمیت بہت سی اخلاقی برائیاں پھر سے ان میں پیدا ہو گئیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دفعہ پھر قوم بنی اسرائیل اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عذاب کی زد میں آ گئی۔ چنانچہ ان کی اصلاح کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا۔ انہوں نے قوم کو بہت سمجھایا اور ملامت بھی کی مگر بنی اسرائیل پر اس ملامت کا اثر قبول کرنے کے بجائے اور بگڑ گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت میں انہوں نے کوئی کمی نہیں چھوڑی یہاں تک کہ (معاذ اللہ) انہیں شہید کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔

4۔ جنرل ٹائٹس کا یروشلم پر حملہ: ۷۰ء میں رومی جنرل ٹائٹس (Titus) نے یروشلم پر حملہ کر کے اس کو بالکل تباہ و برباد کر ڈالا۔ ہیکل سلیمانی ایک دفعہ پھر گرا دیا گیا۔ جنرل ٹائٹس کے حکم پر شہر میں قتل عام ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ارضِ فلسطین سے بنی اسرائیل کا عمل دخل مکمل طور پر ختم ہو گیا اور انہیں فلسطین سے نکال دیا گیا۔

سوال 4: بنی اسرائیل کا موجودہ دور اور اس کا مستقبل کے بارے میں نوٹ لکھیں۔

جواب: (الف) بنی اسرائیل کا موجودہ دور:

1۔ یہودیوں کا فلسطین میں آباد ہونا: یہ بنی اسرائیلی آج یہودی کہلاتے ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی سخت ناپسندیدہ قوم ہیں۔ بیسویں صدی کے شروع تک تقریباً دو ہزار سال بنی اسرائیل دنیا میں جلاوطنی اور انتشار کی حالت میں رہے۔ ۱۹۱۷ء میں حکومتِ برطانیہ نے فلسطینی مسلمانوں کی مرضی کے خلاف بالفور ڈکلیریشن کے ذریعے یہودیوں کو فلسطین میں آباد ہونے کی اجازت دے دی۔

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

2۔ ملک اسرائیل بنانے کا اعلان: یہودیوں نے فلسطین میں پاؤں جماتے ہی اسلحہ کے زور پر مسلمان آبادیوں کو ختم کر کے یہودی بستیاں تعمیر کرلیں۔ ۱۹۴۸ء میں یہودیوں نے فلسطین پر ناجائز قبضہ کر کے ایک یہودی ملک اسرائیل بنانے کا اعلان کر دیا جسے تقریباً دنیا بھر کے مسلمان ممالک نے نامنظور قرار دیا۔ ۱۹۶۷ء میں فلسطین کے اطراف کے چند عرب ممالک نے مل کر فلسطین کو یہودیوں سے آزاد کرانے کے لیے اسرائیل سے جنگ کی لیکن اسرائیل کو برطانیہ اور امریکہ کی زبردست فوجی امداد حاصل تھی۔ چنانچہ عربوں کو شکست ہوئی اور پورے فلسطین اور بیت المقدس پر یہودیوں کا قبضہ ہو گیا۔

3۔ عظیم اسرائیل (Great Israel) کا بنانا: اب یہودی تیسرا ہیکل سلیمانی تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور مدینہ منورہ سمیت عرب کے ایک وسیع علاقہ پر قبضہ کر کے عظیم اسرائیل (Great Israel) بنانا چاہتے ہیں۔ جبکہ مسلمان کبھی نہیں چاہیں گے کہ ایسا ہو اور وہ بیت المقدس اور مدینہ منورہ کی حفاظت کے لیے اپنی جان دینے کے لیے تیار ہیں۔ وہ یہودیوں کے ان مذموم مقاصد کو کبھی پورا نہیں ہونے دیں گے۔ ان شاء اللہ

(ب) بنی اسرائیل کا مستقبل:

یہودیوں نے بار بار اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نافرمانی کی جس کی وجہ سے وہ ایسی قوم قرار پائی جس پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا غضب نازل ہوا۔ انبیائے کرام علیہم السلام کو (معاذ اللہ) شہید کرنے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شہید کرنے کی سازش کر کے یہودی عذابِ الٰہی کے مستحق ہو چکے ہیں۔ قیامت سے پہلے اللہ سبحانہ و تعالیٰ پوری دنیا میں جب یہودیوں کو سمیٹ کر ایک جگہ پر جمع کر دے گا تو ہر طرف بے چینی اور ظلم و ستم عام ہو گا اور اہل ایمان کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وسیع زمین بھی تنگ ہو جائے گی تو اس وقت اُمتِ مسلمہ میں سے ہی ایک مرد مجاہد حضرت امام مہدی کا ظہور ہو گا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سے ہوں گے۔ مہدی ان کا لقب ہو گا اور آپ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کا پیکر ہوں گے۔

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

اسی دوران یہودیوں کا ایک بڑا لیڈر دجال ظاہر ہو جائے گا جو اس دنیا کا سب سے بڑا اور آخری فتنہ ہو گا اور اہلِ ایمان کے لیے سخت ترین امتحان و شدید مصائب کا باعث ہو گا۔ دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ نکلے گا اور یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک بہت بڑی اور فیصلہ کُن جنگ ہو گی۔ خروج دجال کے بعد اللہ سبحانہ و تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے نازل فرمائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر دیں گے۔ دنیا میں یہودیوں کو کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ یہاں تک کہ درخت اور پتھر تک پکاریں گے کہ اے مسلمانو! ہمارے پیچھے یہودی چھپا ہے۔ اسے قتل کر دو۔ دنیا میں کوئی یہودی نہیں بچے گا۔ تمام اہل کتاب یہود و نصاریٰ یا تو اسلام قبول کر لیں گے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔ اس طرح اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی سنت پوری ہو گی کہ نافرمان قوموں پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا عذاب آ کر رہتا ہے۔

www.Perfect24u.com

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

سبق نمبر 16

سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّةٌ

(حصہ اوّل) آیات: 1 تا 52

سوال 1: سورۂ بنی اسرائیل کا تعارف اور اہم موضوعات کو لکھیں۔

جواب: (الف) سورۂ بنی اسرائیل کا تعارف:

1۔ **مکی سورت:** سورۂ بنی اسرائیل مکی سورت ہے۔

2۔ **ترتیب نزولی:** یہ سورت نزول کے اعتبار سے 50 نمبر پر ہے۔

3۔ **ترتیب جمعی:** یہ سورت ترتیب جمعی کے اعتبار سے 17 نمبر پر ہے۔

4۔ **کل رکوع:** اس سورت میں کل 12 رکوع ہیں۔

5۔ **کل آیات:** اس سورت میں کل 111 آیات مبارکہ ہیں۔

(ب) سورۂ بنی اسرائیل کے اہم موضوعات: اس سورت مبارکہ کے اہم موضوعات درجہ ذیل ہیں:

1۔ واقعہ معراج کا پہلا حصہ یعنی واقعہ اسراء کا ذکر

2۔ بنی اسرائیل کے عروج وزوال کا بیان

3۔ والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کا درس

4۔ بڑے بڑے گناہ سے بچنے کی تلقین جیسے اولاد کو قتل کرنا، بدکاری کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا

5۔ اسلامی اخلاقیات کو اپنانا

6۔ منکرین آخرت کا بیان

7۔ حضرت آدم علیہ السلام کے قصہ کا ذکر

8۔ ابلیس کی حقیقت کا بیان

9۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذکر

10۔ مشرکین کے مطالبات اور جوابات کا ذکر

11۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کا بیان

12۔ توحید باری تعالیٰ کا بیان

www.perfect24u.com